إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

روزنامہ

# الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸۲

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ بیرون ہند سالانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۶ | ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ | مطابق ۱۱ جون ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۳۱


## مدینۃ المسیح

قادیان ۹ جون ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو کل سے کمر میں درد کی شکایت ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خصوصیت سے دُعا فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے ۔ البتہ ضعف کی تکلیف بدستور ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا فرماتے رہیں ۔

ملک معظم کے برتھ ڈے کے سلسلہ میں آج مرکزی دفاتر اور سکولوں میں تعطیل رہی ۔

۷ ۔ جون بابا کریم بخش صاحب محلہ دار الرحمت کی نواسی حمیدہ بیگم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ۔ ازراہ نوازش حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے شمولیت فرمائی ۔ اور دعا کی ۔ برات ترسکہ ضلع سیالکوٹ سے آئی تھی ۔

آج بعد نماز عشاء مسجد ریتی چھلہ کے عقب میں مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کا دوسرا ماہوار اجلاس زیر صدارت مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل منعقد ہوا ۔ جس میں مولوی محبوب عالم صاحب خالد سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ نے ماہ مئی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی مسٹر خلیل احمد صاحب ناصر بی اے اور صاحب صدر نے تقریریں کیں ۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبروں کو اپنے فرائض کی

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### اولیاء الرحمٰن کے مزاروں کی زیارت

۱۹۰۵ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دہلی تشریف لے گئے ۔ تو حضرت خواجہ نظام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور بعض دیگر اولیاء کے مزاروں پر آپ دُعا کے لئے گئے ۔ بعد میں خواجہ حسن نظامی صاحب کے زبانی اصرار اور تحریری درخواست پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وہاں جانے کے متعلق ایک تحریر ان کو بھیجی جو درج ذیل کی جاتی ہے

”بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ خاتم النبیین و آلہ و صحابہ و جمیع عباد اللہ الصالحین ۔ اما بعد شعبان المبارک ۱۳۲۳ھ میں مجھے جب دہلی جانے کا اتفاق ہوا ۔ تو مجھے ان صلحاء اور اولیاء الرحمٰن کے مزاروں کی زیارت کا شوق پیدا ہوا ۔ جو خاک میں سوئے ہوئے ہیں کیونکہ جب مجھے دہلی والوں سے محبت اور انس محسوس نہ ہوئی تو میرے دل نے اس بات کے لئے جوش مارا کہ وہ ارباب صدق و صفا اور عاشقان حضرت مولیٰ جو میری طرح اس زمین کے باشندوں سے بہت سا جور و جفا دیکھ کر اپنے محبوب حقیقی کو جا ملے ۔ ان کے متبرک مزاروں کی زیارت سے اپنے دل کو خوش کر لوں ۔ پس میں اسی نیت سے حضرت خواجہ شیخ نظام الدین ولی اللہ رضی اللہ عنہ کے مزار متبرک پر گیا ۔ اور ایسا ہی دوسرے چند مشائخ کے متبرک مزاروں پر بھی ۔ خدا ہم سب کو اپنی رحمت سے معمور کرے ۔ آمین ثم آمین ۔ الراقم عبداللہ الصمد غلام احمد المسیح الموعود من اللہ الاحد القادیانی ۔ ۱۲ ۔ نومبر ۱۹۰۵ء“ (بدر ۱۲ ۔ نومبر ۱۹۰۵ء)

### طولِ امل سے بچنے کی نصیحت

”جب انسان دُنیا کی طرف جھکتا ہے ۔ اور بہت امور کو اپنے گلے ڈال لیتا ہے ۔ تو ایک طول امل پیدا ہو جاتا ہے ۔ طول امل سے ہی سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جو شخص عمر کو لمبا سمجھتا ہے ۔ اور بڑی بڑی امیدیں کرتا ہے ۔ اور کہتا ہے ۔ کہ یہ کروں گا ۔ وہ کروں گا اس کے واسطے دل کی پاکیزگی کا حصول مشکل ہے مومن کو چاہیئے ۔ کہ رات کو سوئے ۔ اور صبح اُٹھنے کی امید نہ کرے ۔ اور صبح اُٹھے تو رات تک زندگی کی امید نہ رکھے ۔ سب سے اعلیٰ اور آخری بات یہ ہے ۔ کہ دل کی پاکیزگی حاصل ہو ۔ جب خدا کسی پر فضل کرتا ہے ۔ تو دل کی پاکیزگی اس کو عطا کرتا ہے ۔ بغیر فضلِ الٰہی کے دل کی پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی ۔ اول بات یہ ہے ۔ کہ طولِ امل جاتا رہے ۔ تب انسان تسلی پکڑتا ہے ۔ جب انسان دن بھر ناجائز وسائل اختیار کرتا ہے ۔ اور دُنیا کمانے کے پیچھے پڑا رہتا ہے ۔ تو دل ناپاک ہو جاتا ہے مگر موت سے زیادہ اور کوئی واعظ نہیں ۔ یہی بڑا واعظ ہے “

(بدر ۱۷ ۔ نومبر ۱۹۰۵ء)

## حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دعا کرتی رہیں۔ نیز ۹ جون سے ان کا امتحان شروع ہے۔ جو ۱۵ جون تک جاری رہے گا۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے۔

جماعت کا یوں بھی فرض ہے کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کے لئے دعائیں کرے۔ لیکن اب جبکہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے تو خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔

## ڈاک خانہ یا بنکوں کے سود کے متعلق
## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتویٰ

چونکہ بعض دوست اپنا روپیہ ڈاک خانہ کے سیونگ بنک یا دیگر بنکوں میں جمع کرواتے ہیں۔ اور ان کو ایسا کرنے کے عوض سود لینا پڑتا ہے۔ اس لئے بغرض اطلاع عام اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتوے کے مطابق ایسے سود کو اپنی ذات پر خرچ کرنا یا اپنے ہمسائیوں یا مساکین کو دینا حرام ہے البتہ ایسا روپیہ اشاعت اسلام کی مد میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔ (ملاحظہ ہو فتاویٰ حضرت مسیح موعود ۲ صفحہ ۱۱۹ تا صفحہ ۱۹۰)

مگر دیکھا گیا ہے کہ اس مد (اشاعت اسلام) کی آمد میں گزشتہ کئی سالوں سے باوجود جماعت کی مسلسل ترقی کے متواتر کمی ہو رہی ہے۔ اس سے یا تو یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے۔ کہ احباب میں اشاعت اسلام کا جذبہ کم ہو رہا ہے (جسکو درست تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔) یا یہ کہ احباب سود کی رقم کو بجائے مرکز میں اشاعت اسلام کی مد میں داخل کرنے کے دوسری جگہ خرچ کر لیتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشاء کے صریح خلاف ہے۔

لہذا اس اعلان کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ ان تمام احباب کو جنہیں اس قسم کا سود ملتا ہو۔ اس روپیہ کو اشاعت اسلام پر خرچ کرنے کیلئے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں ارسال کرنا چاہیئے۔

ناظر بیت المال قادیان

### بقیہ صفحہ ۳

انہیں سمادھی کے ذریعہ معلوم ہوا۔ کہ انکے چیلے عیسےٰ ناتھ پر ظلم کیا جارہا ہے۔ اپنے جسم کو ہلکا بنا کر عیسےٰ کے ملک میں پہنچے اور وہاں ایک جنگل میں انہوں نے اپنی اصلی شکل اختیار کر لی۔ اس وقت نہایت ہی زبردست طوفان آیا ہوا تھا۔ لیکن چیتن ناتھ نے اسکی پرواہ نہ کی۔ اور عیسےٰ ناتھ کو قبر سے نکال لیا۔ اسکے بعد وہ دونوں آریوں کی متبرک سرزمین میں واپس آگئے۔ اور وہاں ہمالیہ کے جنوبی حصوں میں ایک مٹھ قائم کیا۔ یہاں تین سال کے بعد انہیں شیو شنکر کے درشن ہوئے۔ اور انہوں نے عیسیٰ کو حکم دیا کہ وہ دنیا کو زندگی کے رازوں سے آگاہ کرے۔ عیسیٰ نے ۴۹ سال کی عمر میں اپنے مٹھ میں سمادھی کے ذریعہ اپنے پران تیاگ دیئے"

ان اقتباسات میں بالکل صاف اور واضح الفاظ میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہندو تھے برہمنوں کے شاگرد اور ایک ہندو گرو کے چیلے تھے۔ ہندو دہرم کے طریق عبادت سے عبادت کیا کرتے تھے۔ ہندو دہرم کی اشاعت کرتے تھے۔ عیسیٰ ناتھ یا ایشا ناتھ ان کا نام تھا۔ اپنے ہندو گرو کے ساتھ مل کر انہوں نے ایک مٹھ قائم کیا ہندو دیوتا شنکر کے حکم کے ماتحت کام کرتے رہے۔ اور بالآخر ہندو طریق کی سمادھی کے ذریعہ انہوں نے اپنی جان دے دی۔ یہ امور پیش کرتے ہوئے ہم حکومت پنجاب سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا اس کے نزدیک حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو ہندو قرار دینے سے مسلمانوں اور عیسائیوں کی دلآزاری ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں۔ اور اگر ہوتی ہے تو آجتک اس بارے میں اس نے کیا کارروائی کی ہے۔ اور اس کے متعلق کیوں دفعہ

## اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں وہ ذیل کا فارم پر کرکے امیدواروں کی درخواست مع تمام سرٹیفکیٹ وغیرہ کی مصدقہ نقل کے اپنی درخواستیں ۳۰ جون ۳۸ء تک سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھجوا دیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کریں۔ خاکسار غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن

### فارم درخواست امیدواری

۱۔ نام وولدیت درخواست کنندہ
۲۔ تاریخ بیعت
۳۔ تاریخ پیدائش
۴۔ امیدوار کے خاندان کی خدمات سلسلہ
۵۔ امتحان جو پاس کئے ہیں مع سنہ
۶۔ خلاصہ سندات وسفارشات
۷۔ صحت
۸۔ کوئی اور قابل ذکر امر

شرائط۔ (۱) احمدی ہونا لازمی ہے (۲) عمر ۱۸ تا ۲۸ سال ہو (۳) مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات سلسلہ کے متعلق تصدیق کرائی جائے (۴) میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل یا جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے (۵) مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں لگائی جاسکتی ہیں۔ (۶) ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ لگایا جاسکتا ہے۔ (۷) شرط ۵ کے علاوہ کوئی اور سرٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جاسکتے ہیں

نوٹ ۱۔ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔ ۲۔ اسامیاں فی الحال عارضی ہونگی۔ اور تنخواہ کم از کم ۱۵ روپے ماہوار دی جائے گی۔ لیکن آئندہ مستقل اسامیاں پر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔ ۳۔ جن امیدواروں کی درخواستیں کمیشن منظور کریگا۔ ان درخواست کنندوں کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کردی جائے گی۔ ۴۔ کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ



# حکومتِ پنجاب سے ایک سوال

## کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہندو قرار دینا مسلمانوں اور عیسائیوں کی دلآزاری نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے بذریعہ الہام اطلاع پاکر دُنیا کے سامنے اس حقیقت کو آشکار فرمایا۔ کہ حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ ایک خدارسیدہ مسلمان اور ولی اللہ تھے۔ اور اس کے ثبوت میں گورو گرنتھ صاحب اور سکھ لٹریچر سے نہایت معقول ثبوت پیش فرمائے۔ قریباً نصف صدی سے جماعت احمدیہ اس نظریہ اور عقیدہ کو پورے زور کے ساتھ پیش کرتی چلی آرہی ہے۔ اور اس کے زبردست دلائل۔ اور براہین کو دیکھتے ہُوئے بعض معزز سعید الفطرت سکھ صاحبان اپنے گورو اور پیشوا کی تقلید میں داخل اسلام بھی ہوچکے ہیں۔ ہمارے اس عقیدہ کا علم حکومت اور سکھ صاحبان کو بھی بخوبی ہے۔ مگر اس قدر طویل عرصہ میں اس سے تعرض کی کوئی وجہ نہ سمجھی گئی۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ایک خالص مذہبی عقیدہ رکھنے یا اسے نہایت موزون اور معقول رنگ میں دوسروں کے سامنے پیش کرنے میں کسی ایسی حکومت کے لئے جو اپنی رعایا کو مذہبی آزادی دینے کی مدعی ہو۔ تعرض کی کوئی گنجائش بھی نہیں ہے۔

لیکن ہماری حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب ہم نے دیکھا۔ کہ پچھلے دنوں حکومت پنجاب نے ایک احمدی نومسلم سردار عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے سابق مہر سنگھ پر اس لئے زیر دفعہ ۱۵۳۔ الف ایکٹ ۲۳ بابت ۱۹۳۱ء مقدمہ دائر کر دیا۔ کہ انہوں نے اپنے سکھ بھائیوں تک حضرت گورو نانک علیہ الرحمۃ کا پیغام پہنچانے کے لئے کچھ عرصہ قبل ایک چھوٹا سا ٹریکٹ بنام "بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا دین و دھرم" لکھ کر ثابت کیا تھا۔ کہ وُہ اسلامی عقائد کے قائل نہیں۔ معلوم نہیں۔ حکومت کو کیا سُوجھی۔ کہ اس دیرینہ شائع شدہ ٹریکٹ کی بنا پر اُس نے سردار صاحب موصوف پر مقدمہ دائر کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ اور سکھوں کے گورو کی توہین کرکے ان کی دل آزاری کرنے کے الزام میں ابتدائی عدالت نے سردار صاحب موصوف کو مذکورہ بالا دفعہ کی انتہائی سزا چھ ماہ قید معہ جرمانہ دے دی۔ سزا میں اگرچہ سیشن جج صاحب نے کمی کر دی مگر جُرم کو بحال رکھا۔

ہم اس وقت اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔ کہ مقدمہ کے چلانے کی تہہ میں کیا مصالح تھے۔ مگر یہ ضرور معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ایک طویل عرصہ کے بعد یہ دفعہ صرف جماعت احمدیہ کے لئے ہی مخصوص کی گئی۔ یا کسی اور جگہ بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔

مختلف مذاہب کے لوگوں کی طرف سے بارہا اس قسم کی تحریریں شائع ہو چکی ہیں۔ جن میں دوسرے مذہب کے بانی اور پیشوا کو اپنے مذہب کے عقائد کا قائل اور اس کا پیرو نہایت مضحکہ خیز طریق سے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے حتےٰ کہ فخر دوعالم سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی بعض دیدہ دلیر یہ کہتے ہوئے نہیں شرماتے۔ کہ آپ ان کے مذہب کے فلاں عقیدہ کے پیرو تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق آریہ بارہا لکھ چکے ہیں۔ کہ آپ اپنی زندگی کے آخری ایام میں ویدک دھرم کی صداقت کے قائل ہو چکے تھے۔ اور اس کے عقائد اختیار کرتے جارہے تھے۔

اس قسم کی کسی تحریر یا تقریر کو آج تک نہ تو حکومت نے تمام مسلمانوں کے لئے اور نہ احمدیوں کے لئے دل آزار قرار دیا۔ اور نہ اس بنا پر دفعہ ۱۵۳۔ الف ایکٹ ۲۳ بابت ۱۹۳۱ء کو حرکت میں لاکر سزا دلانے کی ضرورت سمجھی۔ ان باتوں کو اگر نظر انداز بھی کر دیا جائے اس لئے کہ جماعت احمدیہ کے ایک فرد کے خلاف مذکورہ بالا دفعہ کو حرکت میں لانے سے قبل کی ہیں۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کے بعد کی ایسی تحریروں کے متعلق حکومت کا طریقِ عمل کیا ہے؟ آیا وُہی جو اس نے جماعت احمدیہ کے متعلق اختیار کیا۔ یا اس سے مختلف۔ اس کا پتہ ذیل کے بیان سے لگایا جاسکتا ہے۔

لاہور سے ایک اخبار "ارُو ڈنبس سدھارک" نکلتا ہے۔ جس کے ۲۱۔ مارچ ۱۹۳۸ء کے پرچہ میں "جب مہاتما مسیح ہندوستان آئے" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا گیا ہے۔ جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ویدک دھرم کا پیرو۔ برہمنوں کا چیلا۔ اور ویدک تعلیم کا پرچارک قرار دیا گیا۔ اور "ایشا ناتھ" نام رکھا گیا ہے۔ اس مضمون کے چند اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ "انجیل سے صرف ان کی عادات کے متعلق یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وُہ ہر روز صبح اور شام پرارتھنا اور دھیان کے لئے ریگستان جایا کرتے تھے۔"

۲۔ مضمون نگار یہ ثابت کرتے ہُوئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان میں آئے۔ لکھا ہے:۔

"وُہ جگن ناتھ پوری پہونچے اور برہمنوں کے چیلے بن کر ویدوں۔ اور شاستروں کا مطالعہ کرنے لگے۔ اس کے بعد بنارس وغیرہ مقامات کا دورہ کرنے کے بعد آپ کپل وستو پہونچے۔ اور وہاں بُدھ بھکشوؤں کے ساتھ چھ سال تک بُدھ دھرم کی کتابیں پڑھتے رہے۔ وہاں سے وُہ نیپال پہونچے۔ اور ہمالیہ سے گزر کر ایران چلے گئے۔ اور اپنے رشتہ داروں میں پرچار کرنا شروع کیا۔"



۳۔ پھر لکھا ہے:۔

"مہاتما مسیح کو شو کے درشن بھی ہُوئے۔ اس کے بعد وُہ اپنے ملک میں چلے گئے۔ اور پرماتما کی ہستی کا پرچار کرنے لگے۔ لیکن ان کے ہم وطنوں کا رجحان مادیات کی طرف تھا۔ چنانچہ وُہ اس مادیات کے پرچار کو برداشت نہ کرسکے۔ انہوں نے عیسیٰ ناتھ کے خلاف سازش کی۔ اور ان کے ہاتھوں اور پیروں میں کیل لگا کر بہت کٹھن اذیت پہونچائی۔ عیسےٰ ناتھ جنہوں نے پرماتما کے درشن کئے ہُوئے تھے۔ یوگ کے ذریعہ سمادھی میں چلے گئے۔ انہوں نے تین لوگوں کی بہتری کے لئے ایسا کیا۔ ان کے ہم وطنوں نے انہیں مردہ سمجھ کر قبر میں ڈال دیا۔ جب عیسےٰ ناتھ کو صلیب پر چڑھایا گیا۔ ان کے ایک گورو چیتن ناتھ نے ہمالیہ کے جنوبی حصہ میں گہری سمادھی لگائی ہوئی تھی۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ کالم ۲)

# انگریزی ترجمۂ قرآن کی اشاعت غیر مبائعین کی کامیابی کی علامت نہیں



## مولوی محمد علی صاحب کا ترجمۂ قرآن

اخبار "پیغام صلح" انگریزی ترجمۃ القرآن کی اشاعت پر اتراتے ہوئے جماعت احمدیہ قادیان کے متعلق لکھتا ہے:۔

"آج تک اس ناکام جماعت کی پیشانی پر یہ ناکامی کا ٹیکہ لگا ہوا ہے۔ دوسرے مسلمانوں تک نے قرآن کریم کے انگریزی تراجم شائع کر دیئے۔ لیکن اگر باوجود لکھو کھا کی جماعت کے اور ہزار ہا روپیہ جمع ہونے کے کوئی جماعت قرآن کریم انگریزی شائع نہیں کر سکی۔ تو یہ قادیانی جماعت ہے۔"

(۱۲ مئی ۱۹۳۷ء)

جہاں تک واقعات کا تعلق ہے۔ یہ بالکل درست ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے اس وقت تک انگریزی زبان میں صرف پہلے پارہ کا ترجمہ نوٹوں سمیت شائع ہوا ہے۔ سارے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے۔ اور اس کو چھپوانے کے لئے حضرت مولوی شیر علی صاحب لنڈن تشریف لے گئے ہیں۔ یہ بھی درست ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے مرکز سلسلہ سے الگ ہونے کے بعد اس انگریزی ترجمہ کو اپنے نام سے شائع کر دیا۔ جو وہ سالہا سال تک قادیان میں صدر انجمن احمدیہ سے تنخواہ لے کر انجمن کے لئے کرتے رہے تھے۔ قطع نظر اس کے کہ مولوی محمد علی صاحب کا ایسا کرنا روا تھا یا ناروا۔ امر واقعہ یہی ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اس ترجمہ کو ہم سے پہلے شائع کر دیا۔ اور چونکہ جماعت احمدیہ کو سارا انتظام از سر نو کرنا پڑا۔ اس لئے دیر ہو گئی۔ نیز چونکہ جناب مولوی محمد علی صاحب کے گزارہ کی صورت بھی ترجمہ اور کتابوں کے منافع میں شراکت پر ہے۔ اس لئے بھی اس کا جلد شائع ہونا ضروری تھا۔ میں اس جگہ اس طریق گزارہ پر اعتراض نہیں کر رہا۔ بلکہ مولوی صاحب کے انگریزی ترجمہ کی جلد اشاعت کا ایک معقول سبب بتا رہا ہوں۔ ہمارے نزدیک ترجمہ کا زیادہ صحیح بہتر اور محفوظ ہونا زیادہ ضروری ہے۔ اس لئے اس کی اشاعت میں تھوڑی تاخیر ہو جانے سے کچھ حرج نہیں۔ مشہور مقولہ ہے۔

دیر آید درست آید

## غیر مبائعین کا اترانا اور طعنہ زنی کرنا

بہر حال یہ سچ ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سرمایہ سے کئے ہوئے انگریزی ترجمہ کو اپنے نام پر شائع کرنے میں جماعت احمدیہ سے سبقت لے گئے۔ لیکن کیا اتنی سی بات کے لئے غیر مبائعین نے اپنے خاص حالات کے باعث انگریزی ترجمہ ہم سے پہلے شائع کر دیا۔ کہ ان کا حق ہے کہ آئے دن اس پر اترائیں۔ ہر موقعہ پر اس ترجمہ کی آڑ میں جماعت احمدیہ کو طعنے دیں۔ اور وہ انداز خطاب اختیار کریں جو مندرجہ بالا اقتباس میں اختیار کیا گیا ہے؟

ترجمۂ قرآن مجید کرنا اچھی بات ہے۔ مگر اس کا ناجائز استعمال یقیناً بُرا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے اگر ترجمہ شائع کر دیا۔ تو کونسا انوکھا کام کیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب پٹیالوی نے بھی تراجم شائع کئے ہیں۔ عیسائیوں نے بھی بعض تراجم چھپوائے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے بعض احباب نے انفرادی حیثیت میں اردو۔ ہندی۔ گورمکھی وغیرہ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کیا ہے۔ اور ہر ایک ترجمہ اپنی حیثیت کے مطابق قابل قدر ہے۔

## غیر مبائعین کی بے باکی اور جسارت

اگر یہ درست ہے کہ جب تک کوئی جماعت یا کوئی امام انگریزی ترجمہ شائع نہ کرے۔ وہ ناکام ہوتا ہے۔ اور اہل پیغام کو اس کی پیشانی پر ناکامی کا ٹیکہ نظر آتا ہے۔ تو نعوذ باللہ غیر مبائعین کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ ناکام ہی رہے۔ اور اہل پیغام ان کو ناکام ہی یقین کرتے ہوں گے۔ ہاں تو جب تک انتقالات کے بعد۔ قادیان سے نکلنے کے بعد۔ مولوی محمد علی صاحب کا انگریزی ترجمہ شائع نہ ہوا تھا سب کی سب جماعت احمدیہ نعوذ باللہ ناکام تھی۔ اور ان کی پیشانی پر ناکامی کا ٹیکہ تھا۔ ذرا اور آگے چلیئے۔ تمام مجددین اور صلحاء امت جنہوں نے انگریزی ترجمہ شائع نہ کیا۔ اہل پیغام کی نظر میں ناکام ہی گئے۔

افسوس غیر مبائعین نے بے باکی اور جسارت میں انتہا کر دی۔ اگر انگریزی ترجمہ شائع کرنا ہی کامیابی ہے۔ اس کے سوا ناکامی ہی ناکامی تو تمام پہلے پاکبازوں اور خود جماعت احمدیہ کو بانیٔ سلسلہ اور خلیفۂ اول کی زندگی میں ناکام ماننا پڑے گا۔ اگر یہ بات نہیں۔ تو پیغام صلح کا مندرجہ بالا اقتباس نہایت مغالطہ آمیز ہے۔

## ہر وقت ترجمہ کا ذکر کرنے کا نتیجہ

میں کہہ چکا ہوں کہ نیک نیتی سے قرآن مجید کا ترجمہ شائع کرنا مفید خدمت ہے۔ لیکن میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ محض کسی الہامی کتاب کو اصلی زبان یا دوسری زبان میں شائع کر دینا کوئی بڑی کامیابی نہیں۔ خصوصاً کسی مذہبی جماعت کی کامیابی کا یہ ہرگز معیار نہیں۔ اور نہ ہی محض اس ذریعہ سے جماعتی ترقی ہوتی ہے۔ مولوی محمد علی صاحب یا ان کے مخصوص رفقاء کا ترجمہ قرآن کریم کی اشاعت کو ہی انتہائی کامیابی قرار دینا دوسروں کی بجائے سب سے پہلے اپنے نفس کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔ خدا جانتا ہے۔ کہ میں ترجمۂ قرآن کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کر رہا۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ صرف ترجمہ ہی کامیابی نہیں۔ اور ہر وقت ترجمہ انگریزی کا ہی ذکر کر کے مولوی صاحب نے اپنی ٹولی کے اعصاب کو مخدر کر دیا ہے۔ میں کامیابی کے متعلق اپنے اس دعوے پر خود غیر مبائعین کی شہادتیں پیش کرتا ہوں:

(۱) ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" لکھتے ہیں:۔

"تمام برادران سلسلہ گوش ہوش سے پڑھیں کہ مذہب کی ترقی محض خیالات کی کاغذی اشاعت سے ناممکن ہے۔ اس ذریعہ سے آج تک نہ کسی نے ترقی کی ہے۔ اور نہ ہی کبھی ہوگی"۔ (۲۰ مارچ ۱۹۳۷ء)

(۲) پھر لکھا ہے:۔

"ایک اعلےٰ سے اعلےٰ تصنیف یہ تو کر سکتی ہے۔ کہ وہ خیالات میں تغیر پیدا کر دے۔ یا کسی حقیقت کے اقرار کا اعلان کرنے پر آمادہ کر دے۔ مگر وہ کبھی نہیں کر سکتی۔ کہ کسی انسان یا قوم میں زبردست قوت عمل پیدا کر دے۔ اسلام کا مقصد محض ذہنی انقلاب پیدا کرنا نہیں۔ اسلام تو چاہتا ہے۔ کہ اقوام عالم کی عملی زندگی میں ایک زبردست تبدیلی پیدا ہو۔"

(پیغام صلح ۷ مئی ۱۹۳۷ء)

(۳) پھر لکھا ہے:۔

"آپ دنیا کے سامنے محض قرآن پیش کریں۔ یقیناً یہ بھی انقلاب پیدا کر کے رہے گا۔ مگر اکثریت کے پاس نہ اتنی لیاقت ہے اور نہ وقت کہ وہ قرآن کریم کی طرف پڑھنے کے لئے توجہ دے۔ اور جو پڑھتا ہے وہ معاً اعتراض کرتا ہے کہ یہ ناقابل عمل ہے۔"

(پیغام صلح ۲۶ جون ۱۹۳۷ء)

## ترجمہ انگریزی نے کیا کیا

یہ اقتباسات اپنا مفہوم بالکل عیاں کر رہے ہیں۔ صرف ترجمہ انگریزی کی اشاعت نہ کامیابی ہے۔ اور نہ ہی اس کی اشاعت میں قدرے التواء ناکامی۔ مولوی محمد علی صاحب کو ترجمہ انگریزی اور ایک کتاب سیرت پر ہی ناز ہے مگر کیا اس ذریعہ سے مسلم قوم میں قوت عمل پیدا ہو گئی؟ جماعت احمدیہ مستحکم ہو گئی؟ ہم سے نہیں اپنے سابق پرسنل اسسٹنٹ سے سن لیجئے۔ لکھتے ہیں:۔

"قرآن پاک آج بھی موجود ہے اس کے مطالب کی تشریح بھی واضح۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ نبی کریم صلعم کا اسوہ حسنہ بھی موجود۔ مگر مسلمان پھر بھی تشتت و افتراق۔ ذلت و مسکنت کا شکار۔ سبب ایک ہی ہے۔ جماعتی زندگی کا فقدان۔ جو واجب الاطاعت امیر کے نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔"

(پیغام صلح ۷۔ فروری ۱۹۳۸ء)

فرمایئے۔ ترجمہ انگریزی کو کیا کیا جائے۔ جبکہ اور تو اور خود غیر مبایعین بھی جماعتی زندگی کے فقدان کا شکار ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے ہاں بھی واجب الاطاعت امیر نہیں ہے۔ کیا مولوی صاحب کے ترجمہ انگریزی کا یہی اثر ہے۔ کہ ان کی پوری خواہش کے باوجود ان کے خطبہ جمعہ میں واضح بیان کے باوجود خود ان کی "قوم" نے ان کو واجب الاطاعت امیر تسلیم نہیں کیا؟ مولوی صاحب کو اس تحریک میں جو عبرتناک ناکامی ہوئی ہے۔ اسے ان کا دل ہی محسوس کرتا ہے۔

## غیر مبایعین کو کیا کامیابی ہوئی

کسی مذہبی جماعت کی کامیابی یہ نہیں۔ کہ لوگ اس کے کام کو دیکھ کر واہ واہ کر دیں۔ بلکہ اس کی کامیابی۔ اور اس کی مساعی کا بار آور ہونا یہ ہے کہ لوگ اس جماعت میں شامل ہو جائیں اور پورے اخلاص سے شامل ہوں تاکہ پہلے لوگوں کی جگہ خالی ہونے پر اسے پُر کر سکیں۔ اور وہ سلسلہ سرسبز و شاداب رہے۔ اس پہلو پر سرسری نظر ڈالنے سے غیر مبایعین کی نمایاں ناکامی سامنے آجاتی ہے۔ وہ قادیان سے یہ کہتے ہوئے علیحدہ ہوئے تھے کہ خلیفہ قادیان کے ساتھ جماعت کا بمشکل بیسواں حصہ ہے۔ مگر آج کھلے بندوں اپنے گروہ کو جماعت قادیان کا عشر عشیر کہہ رہے ہیں۔ غیروں میں سے کتنے مخلصانہ طور پر ان کے ساتھ شامل ہوئے؟ کیا غیر مبایعین میں ہمت ہے۔ کہ اس لحاظ سے جماعت قادیان سے مقابلہ کریں۔ ورنہ بتائیں تو سہی۔ کہ ترجمہ انگریزی کی اشاعت کے ذریعہ انہوں نے کس قدر لوگوں کو اپنا ہم عقیدہ بنا کر جماعت میں شامل کیا ہے؟ شائد وہ تعداد ہاتھوں کی انگلیوں کی تعداد سے بھی کم ہو۔ مولوی محمد علی صاحب نے غیر مبایعین کو ترجمہ انگریزی کے نام پر حقیقی ترقی سے غافل رکھا۔ الحمد للہ کہ اب انہیں اس ناکامی کا احساس ہو رہا ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب خود لکھتے ہیں:۔

"یہ صحیح ہے۔ کہ ہمارا لٹریچر مقبول ہوا۔ مگر وہ پھل کیوں نہ لگا۔ جو لگنا چاہیئے؟ صرف اس لئے کہ ہاں کام کرنے والا کوئی نہیں تھا۔"

(پیغام صلح ۱۹ مئی ۱۹۳۸ء)

اس جگہ پھل نہ لگنے پر کوئی منچلا یہ بھی کہہ سکتا ہے۔ کہ مولانا! جیسی نیت ویسی مراد۔ آپ کا مقصد تھا کہ انگریزی ترجمہ شائع کر کے پبلک کی واہ واہ حاصل کر لیں۔ وہ ہو گئی۔ اور پھل کیسا؟

## سلسلہ احمدیہ کی مقدم ضرورت کیا ہے؟

عقلمند انسان وہ ہے۔ جو وقت کی ضرورت کو سمجھتا۔ اور مقدم کام کو مقدم رکھتا ہے۔ بے شک صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت کے وقت کا ترجمہ انگریزی جناب مولوی محمد علی صاحب کے قبضہ میں تھا۔ انہوں نے اسے شائع کر دیا۔ مگر کیا صبح و مساء ہر خطبہ، ہر تقریر، اور ہر تحریر میں اس ترجمہ انگریزی کا ذکر کرتے رہنا عقلمندی ہے؟ کیا یہ سلسلہ احمدیہ کی مقدم ضرورت کو پورا کرنا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور قطعاً نہیں۔ مولوی محمد علی صاحب کی مسلسل و پیہم مساعی کے باوجود اب تو غیر مبایعین بھی محسوس کر رہے ہیں۔ اور صاف کہہ رہے ہیں۔ کہ

"**اشاعت قرآن و اشاعت اسلام سے مقدم اس جماعت کو زندہ کرنا۔ اور اسے ترقی و توسیع دینا ہے جس کے سہارے پر یہ مبارک و مقدس کام قائم ہے۔ کیا آنحضرت کا نمونہ ہمارے سامنے موجود نہیں۔ کہ جب اعلائے کلمۃ اللہ کرنے والی قوم کی زندگی خطرہ میں پڑ گئی۔ تو اشاعت کے اصل کام کو ملتوی کر دیا گیا۔**"

(پیغام صلح ۲۷۔ مارچ ۱۹۳۸ء)

اور غالباً کسی غیر مبایع کو بھی انکار نہ ہوگا۔ کہ جماعت کو زندہ کرنے اور اسے ترقی و توسیع دینے کے لحاظ جماعت قادیان کے مقابل اہل پیغام بُری طرح ناکام ہوئے ہیں۔ نہ ان کے ہاں شیرازہ بندی ہے۔ اور نہ ہی کوئی قابل ذکر ترقی و توسیع ہوئی ہے۔ کامیابی کے اس معیار کو اب تو مولوی محمد علی صاحب بھی ماننے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"اس بات کو فراموش نہیں کر سکتے۔ کہ جس طرح ملکی فتوحات کے لئے ایک زبردست۔ اور منظم فوج کی ضرورت ہوتی ہے۔ دینی فتوحات کے لئے (بھی) ایک زبردست اور منظم جماعت کی ضرورت ہے۔" (پیغام صلح ۴ مئی ۱۹۳۸ء)

کیا غیر مبایعین کے پاس زبردست اور منظم جماعت ہے؟ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو ان کے لئے دینی فتوحات حاصل کرنا ناممکن ہے۔ دینی فتوحات اور کامیابی کا وہی راستہ ہے۔ جس پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز چل رہے ہیں۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھ چکے ہیں:۔

"میاں صاحب اگر حضرت مسیح موعود کے بیٹے نہ ہوتے۔ اور قادیان مرکز نہ ہوتا۔ اور کوئی مبہم پیشگوئی جس سے لوگوں کی آنکھوں پر پردہ ڈالا جا سکے۔ اور انصار اللہ پارٹی ان کی پشت پر نہ ہوتی۔ **تو پھر ہم دیکھ لیتے۔ کہ میاں صاحب اپنے عقائد باطلہ کے ساتھ کس طرح کامیاب ہو جاتے۔**"

(پیغام صلح ۲۲ اپریل ۱۹۳۳ء)



گویا بادل ناخواستہ ڈاکٹر صاحب کو بھی مسلّم ہے۔ کہ بے شک میاں صاحب کامیاب ہو گئے ہیں۔ مگر اس کے ان کے نزدیک کچھ اسباب ہیں۔ "پیغام صلح" زیر بحث مقالہ میں جماعت احمدیہ اور اس کے امام کو ناکام قرار دیتا ہے۔ مگر ڈاکٹر صاحب آپ کو کامیاب بتلاتے ہیں۔ آخر دونوں میں سے کون سچا ہے؟ حقیقت یہی ہے اور غیر مبایعین کے دل بھی مانتے ہیں کہ مذہبی جماعت کی ترقی کا جو معیار ہے۔ اس کے لحاظ سے کامیابی کا جو راستہ ہے۔ اس کے رو سے جماعت احمدیہ کامیاب اور راہ ترقی پر گامزن ہے۔ ہاں وہ دل کو تسلی دینے کے لئے ہمیں ناکام کہہ کر خوش ہوتے ہیں۔ اگر اسی طرح ان کے دل کا بخار نکل سکتا ہے۔ تو ہمیں کیا نقصان ہے۔

## مولوی محمد علی صاحب کی دورنگی

غیر مبایعین اب تو محض انگریزی ترجمہ جلد شائع نہ کرنے پر جماعت احمدیہ کو ناکام قرار دے رہے ہیں۔ گویا وہ چاہتے ہیں۔ کہ ہم بھی جلد انگریزی ترجمہ شائع کریں۔ اور جب تک وہ شائع نہ ہوگا۔ وہ اپنی کامیابی کا راگ الاپتے رہیں گے۔ لیکن یاد رکھیئے کہ جب وہ ترجمہ شائع ہوگا۔ تو ان کے امیر نہائت بے تکلفی سے فرما دیں گے کہ:۔

"اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں کی طرف سے انگریزی زبان میں دو تین قرآن کریم کے ترجمے ہوگئے ہیں۔ لیکن اگر ان کے دلوں کے اندر قرآن کو دنیا میں پہونچانے کی تڑپ ہوتی۔ تو وہ سوچتے۔ کہ انگریزی زبان میں تو قرآن کا ایک ترجمہ (یعنی آنجناب کا) کافی ہے۔ جو موجودہ حالات میں چالیس پچاس سال تک کام دے سکتا ہے۔ اس لئے انگریزی کی بجائے اور کسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا جائے"

(پیغام صلح ۱۲ر مارچ ۱۹۳۸ء)

گویا جب تک کوئی دوسرا فریق ترجمہ انگریزی شائع نہیں کرتا۔ وہ بقول غیر مبایعین ناکام اور ناکامی کا ٹیکہ اسکی پیشانی پر نظر آتا ہے۔ اور جب کوئی فریق باوجودیکہ اس کے افراد ہندی گورمکھی میں بھی تراجم شائع کرچکے ہیں۔ ترجمہ انگریزی شائع کردے۔ تو بقول مولوی محمد علی صاحب ان کے دلوں کے اندر قرآن کو دنیا تک پہونچانے کی تڑپ نہیں۔ کوئی بتلائے کہ اب غیر مبایعین کے اعتراض سے بچنے کا کیا ذریعہ ہے۔ ترجمہ انگریزی کا شائع کرنا یا نہ شائع کرنا؟ عجیب قوم ہے دونوں طرف سے اعتراض کررہی ہے۔ اگر مولوی صاحب کا ترجمہ چالیس پچاس سال کے لئے کافی ہے۔ تو یہ آئے دن قادیانیوں سے ترجمہ انگریزی کی اشاعت کا مطالبہ کیوں ہو رہا ہے تمہیں تو خوش ہونا چاہیئے کہ میدان خالی ہے۔ خوب دل کھول کر اپنے ترجمہ انگریزی کے ذریعہ لوگوں کو احمدیت اور اسلام میں داخل کرلو۔ لیکن موجودہ دورنگی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اشاعت قرآن آپ لوگوں کا مقصود نہیں۔ بلکہ محض ظاہرداری کا مظاہرہ اور ادعائے برتری کا اعلان کرنا مد نظر ہے۔ آہ کتنا حقیر یہ مقصد ہے۔

## جماعت احمدیہ کے تعلق باللہ کا اعتراف

بالآخر میں پیغام صلح کے ناکامی کے ٹیکہ کے جواب میں جناب مولوی محمد علی صاحب کا ایک تازہ بیان پیش کرتا ہوں مولوی صاحب فرماتے ہیں۔

(الف) "قوم کے اندر بڑے بڑے لوگ اٹھے۔ لیکن وہ قربانی کی روح پیدا نہیں کرسکے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ خوب یاد رکھیں کہ قربانی کی روح اللہ کے ساتھ تعلق کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتی۔ اس زمانہ میں اگر کہیں یہ روح نظر آسکتی ہے۔ تو صرف مجدد وقت کی جماعت میں نظر آسکتی ہے۔ اور صرف اسی کی جماعت میں شمولیت سے یہ روح پیدا ہوسکتی ہے۔"

(ب) "ذرا قادیانی جماعت کی طرف دیکھئے۔ عام مسلمانوں کے سامنے اس کی تعداد کس قدر قلیل ہے۔ لیکن انہوں نے اپنی خلافت کی جوبلی پر تین لاکھ روپے جمع کرنے کا عزم کیا ہے۔ اور امید ہے وہ یہ رقم جمع بھی کرلیں گے۔ چھوڑ دیجئے انکی غلط کاریوں اور غلو کو (؟) لیکن اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ اس جماعت کے اندر قربانی کی روح موجود ہے۔ اور یہ روح مجدد وقت کی ہی پیدا کی ہوئی ہے"

(پیغام صلح ۲۱ر فروری ۱۹۳۸ء)

قربانی کی روح بجز تعلق باللہ پیدا نہیں ہوسکتی۔ اور یہ روح قادیانی جماعت میں موجود ہے۔ پس قادیانی جماعت کو اللہ تعالےٰ کا تعلق حاصل ہے۔ اور یہ تعلق کسی ناکام جماعت کو حاصل نہیں ہؤا کرتا۔ کیا کوئی غیر مبائع اپنے امیر کے اس واضح استدلال سے انکار کرسکتا ہے؟

پس جماعت احمدیہ کو ناکام قرار دینا سراسر غلط اور باطل ہے محض ترجمہ انگریزی مذہبی جماعت کی کامیابی کا معیار نہیں۔ لیکن اب تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ترجمہ انگریزی بھی عنقریب بڑی آب و تاب سے شائع ہو جائے گا۔ کیا اس وقت غیر مبایعین جماعت احمدیہ کو کامیاب جماعت تسلیم کرلیں گے۔ ان کی موجودہ عداوت کے پیش نظر تو امید نہیں۔ باقی اللہ تعالےٰ دلوں کے بدلنے پر قادر ہے۔ اے خدا تو ہمارے ان بچھڑے ہوئے بھائیوں کو پھر راہ حق دکھا۔ اور انہیں پورے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ وعلیٰ آلہ السلام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما؛

خاکسار ابو العطاء اللہ دتہ جالندھری

## کینیا کالونی (افریقہ) میں تبلیغ احمدیت

اس سال ہندوؤں میں جو تبلیغ ڈے مقرر کیا گیا۔ اس کی اطلاع ہمیں ایسے وقت میں بذریعہ اخبار الفضل پہونچی کہ مقررہ یوم پر کم و بیش ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔ اگرچہ مقامی آریوں نے اس دن یعنی ۶ر مارچ کو ایک جلسہ کرکے پنڈت لیکھرام صاحب کی زندگی کے حالات بیان کئے۔ اور راقم الحروف چند دوستوں کی معیت میں ان کے جلسہ میں گیا۔ مگر کچھ ایسا ذہول ہوا۔ کہ ذہن اس طرف منتقل ہی نہ ہوا۔ کہ یہی ہمارا تبلیغ ڈے ہے۔ غرض اس طرح وہ دن گزر گیا۔ اور یہ جو تساہل ہوا۔ اس کے ازالہ کے لئے ہم نے ایک دن کی بجائے دو دن مقرر کئے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک مضمون "وہی ہمارا کرشن" کا گجراتی میں ترجمہ کرا کر شائع کیا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا فوٹو بھی دے دیا۔ تا پڑھنے والوں کو جہاں اس پیغام پر غور کرنے کا موقعہ ملے۔ وہاں حضور کی تصویر دیکھ کر خیالات کی گہرائیوں تک پہونچنے میں سہولت ہو۔ یہ اشتہار نہ صرف نیروبی میں تقسیم کیا گیا۔ بلکہ کینیا کالونی کے دوسرے شہروں کے علاوہ یوگنڈا اور ٹانگانیکا میں بھی احمدی دوستوں کو برائے تقسیم روانہ کیا گیا۔ نیروبی میں چودھری محمد شریف صاحب عبدالرحمٰن صاحب اور عزیز محمد اسحاق پسر سیٹھ عثمان یعقوب صاحب نے خاص طور پر اشتہار تقسیم کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ کئی روز تک اشتہار کا شہر میں چرچا رہا۔ اور پبلک نے اسے بہت پسند کیا۔

۱۰ر اپریل کو مقامی استھان سمرپول نے اپنا سالانہ جلسہ کیا۔ اور پروگرام میں انہوں نے اس غرض سے وقت رکھا۔ کہ مختلف مذاہب کے نمائندے ان کے سٹیج پر آکر اللہ کی ہستی ثابت کریں۔ اور دلائل صرف اپنی الہامی کتب سے دیں۔ منجملہ دیگر نمائندوں کے ہمارے مولوی شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ نے بھی وہاں تقریر کی۔ چونکہ ہر ایک مقرر کو صرف بیس بیس منٹ دیئے گئے۔ جو کہ از بس بہت قلیل وقت تھا۔ لہذا پبلک کی دلچسپی دیکھ کر ہم نے مناسب سمجھا کہ اس موضوع پر ایک مدلل تقریر کرائی جائے۔ چنانچہ یکم مئی بروز اتوار ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر کی۔ جو نہائت دلچسپی کے ساتھ سنی گئی۔ حاضرین کی تعداد اس کثرت سے تھی۔ کہ تمام نشست گاہیں پُر ہوگئیں۔ بلکہ دوران تقریر میں اعلان کرنا پڑا کہ تمام احمدی اپنی اپنی کرسیاں دوسروں کے لئے خالی کردیں۔ بعد میں سوال و جواب کا موقعہ بھی دیا گیا۔

خاکسار [illegible] کینیا کالونی

# سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دو بزرگ خواتین کا المناک انتقال



(از محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ سیالکوٹ)

خدا تعالےٰ کے ایک مامور اور مرسل کا زمانہ گوناگوں برکات کے ساتھ ایک نشان یہ بھی رکھتا ہے۔ کہ اس میں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اور علاوہ مامورِ زمانہ کے دیگر سعید روحیں بھی فیضیاب ہوتی ہیں۔ یعنی کشف والہام ورویاء صالحہ سے حصہ پاتی ہیں۔ یہ وجود قابل قدر اور نہایت قیمتی ہوتے ہیں۔ خدا کے فرستادوں کے زمانہ کی روحانیت اور برکات کے یہ پھول اپنی مہک سے سعید الفطرت لوگوں کے لئے انبساطِ روح کا باعث ہوتے ہیں۔ اور ان سے محرومی باعث اندوہ وغم

افسوس کہ باغ احمدیت سے دست قضا روز بروز ان پھولوں کو چنتی جا رہی ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں دو صاحب کشف والہام خواتین ہم سے جدا ہو گئیں

## سیدہ سعیدہ صاحبہ کی وفات

آج سے چھ ماہ قبل ہماری بزرگوار سیدہ سعیدہ صاحبہ جو میری خالہ تھیں اور جماعت میں صاحب الہام ہونے کی وجہ سے مشہور ومعروف۔ شب بیدار اور عاشقانِ الٰہی میں سے تھیں۔ وفات پا گئیں۔ پہلی زندگی کی ابتداء سے ہی اولاد کی فوتیدگی کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور پے در پے ۱۳ بچے فوت ہوئے۔ اور یہی صدمات ان کے لئے باعث رحمت خداوندی ہوئے۔ اور وہ ہر صدمہ پر خدا تعالےٰ کے قریب ہوتی چلی گئیں کئی بچوں کو حالتِ نزع میں چھوڑ کر فریضۂ نماز کی ادائیگی میں مصروف ہو جاتیں۔ ان کی ایک عزیز کا بیان ہے کہ ان کے ایک بچہ نے میری گود میں دم دیا۔ جبکہ وہ وضو کر رہی تھیں میں نے آواز دی کہ بچہ فوت ہو گیا۔ تو جواب دیا کہ اچھا نماز پڑھ لوں۔ آخر عمر کے دو بچے زندہ رہے۔ ان کی بھی اس طرح پرورش کی کہ جاڑے کی راتوں میں جب بچہ بشدت سردی سے اکیلا نہ سوتا تو اسے گود میں سلا کر ذکر حبیب میں کھو جاتیں۔ مگر چارپائی پر نہ سوتیں۔ اپنی وفات کی پے در پے خبروں سے بجائے گھبراہٹ وبیقراری کے وصل الٰہی کے انتظار میں مسرور رہتیں۔ وفات سے کئی روز پہلے آنکھیں بند کر کے نہایت اطمینان سے بیٹھ گئیں۔ چہرہ پر ہر وقت مسرت وانبساط کی لہر دوڑتی۔ کبھی کبھی اپنی موت کا وقت اور حالت بھی بتا دیتیں۔ اور کہتیں گھبراؤ نہیں ابھی میری موت میں اتنا وقت ہے۔ کبھی ہنس کر جنت کی خوشخبری سناتیں۔ ایک دن ان کی لڑکی جس کی جدائی ایک پل بھی ان کو گوارا نہ تھی۔ اس نے رو کر پوچھا۔ اماں تمہارے بعد میں کیا کرونگی نہایت اطمینان سے جواب دیا جو جی چاہے کرنا۔ کیا میں اب بھی نہ مروں۔ آخر اپنے رویا کے مطابق جمعۃ الوداع کو سحری کے وقت وصال پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت جب کچھ لوگوں نے اختلاف کیا۔ تو مرحومہ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خلافت کے متعلق کثرت سے الہامات ہوئے میر حامد شاہ صاحب جو مرحومہ کے حقیقی بھائی تھے۔ ان کی نسبت ان کے غیر مبائع دوست یہ کہا کرتے تھے۔ کہ وہ ہمارے ساتھ ہوتے۔ مگر ان کی ہمشیرہ کے الہام انہیں قادیان کی طرف لے گئے حالانکہ وہ خود صاحب کشف والہام تھے۔ اور خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق زار۔ البتہ کچھ دن کشمکش وپیچ میں رہے۔ مگر جلد ہی خدا تعالےٰ نے ان کی دستگیری فرمائی۔

## والدہ ماجدہ سر ظفر اللہ خانصاحب کا انتقال

آہ اب چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب کی والدہ صاحبہ کی وفات نے ہمارے زخموں کو ہرا کر دیا ہے۔ جو کہ احمدیت کے اس دور مصائب میں دردمندانہ دعائیں کر کے خدا تعالےٰ سے بشارات پایا کرتی تھیں۔ وہ زہد وتقویٰ اور خشیت الٰہی سے معمور عجز وانکساری کا مجسمہ اور احسان واخلاق کا عملی نمونہ تھیں۔

مرحومہ کا وطن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ تھا۔ اور ان کی زندگی کا بیشتر حصہ سیالکوٹ ہی میں گذرا۔ مگر میرے ہوش سنبھالنے سے قبل وہ یہاں سے چلی گئی تھیں۔ گو بزرگوں کے آپس میں بہت تعلقات تھے۔ مگر ہمارے خاندان میں عورتوں کے باہر نکلنے یا کسی کے ہاں آنے جانے کا اس وقت تک رواج نہ تھا۔ یوں بھی ملاقات کا کبھی موقع نہ ملا تھا۔

### اعلیٰ اخلاق

میری اور مرحومہ مغفورہ کی پہلی ملاقات غالباً دسمبر ۱۹۲۶ء کے جلسہ میں ہوئی خدا کے فضل سے مجھے تقریر کا موقع ملا تقریر کے بعد آپ نے مجھے سینہ سے لگایا۔ اور میرے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ اس کے بعد وہ ہمیشہ اسی طریق سے ملتیں ان کے اس سلوک سے میں شرمسار ہو جاتی اور حیران ہوتی۔ کہ یہ اپنے مقام تقدس سے کس قدر بے خبر ہیں۔ وہ اکثر مجھے اپنے ہاں آنے کی دعوت دیتیں۔ گذشتہ رمضان میں انہیں سیالکوٹ آنے کا اتفاق ہوا۔ تو غریب خانہ پر تشریف لائیں۔ اور دیر تک اپنی روح پرور گفتگو سے مسرور کرتی رہیں۔

### مومنانہ اخلاص اور فروتنی

گذشتہ سال ڈسکہ میں انجمن نے جلسہ مستورات کا انتظام کیا اور خاکسار کو مدعو کیا۔ تو اتفاقاً ہمارے ڈسکہ پہنچنے تک موسلا دھار بارش نے راستہ بہت خراب کر دیا۔ نئے ڈسکہ سے پرانے ڈسکہ میں چوہدری صاحب کے مکان تک پہنچنا بہت مشکل ہو گیا۔ اڈہ سے تھوڑی دور جا کر ہمارا تانگہ کیچڑ میں ایسا پھنسا۔ کہ اس کے لئے نکلنا مشکل ہو گیا۔ اسی اثنا میں کسی نے کہا کہ دوسرے گاؤں کی عورتیں جلسہ میں شریک ہونے کے لئے آ رہی ہیں۔ معلوم ہوا کہ منتظمین نے جلسہ کا انتظام تو نئے ڈسکہ میں کر رکھا ہے۔ مگر ہمیں چوہدری صاحب کی والدہ صاحبہ کے ارشاد کی تعمیل میں پرانے ڈسکہ لے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں نے کہا جب ہمیں پھر یہیں واپس آنا ہے تو اس کشمکش سے کیا حاصل۔ ہمیں یہیں رہنے دیں اور چوہدری صاحب کی والدہ صاحبہ کو اطلاع کر دیں منتظمین گھبرائے مگر میں نے کہا آپ میرا نام لے دیں۔ وہ کبھی ناراض نہ ہوں گی اس وقت مجھے معلوم نہ تھا کہ ہر دو گاؤں میں کتنا فاصلہ ہے۔ غرضیکہ ہم لوگ وہیں رک گئے۔ اور انہیں جب اطلاع ہوئی تو فوراً چل پڑیں۔ میں ان کی اس فروتنی پر حیران رہ گئی کہ باوجود سب اسباب میسر ہونے کے اس زمانہ پیری میں پیدل تشریف لائیں۔ اور فرمانے لگیں راستہ بہت خراب ہے اچھا کیا جو یہیں رک گئیں۔ میں تو سنتے ہی چل دی میرے لڑکے نے بہتیرا کہا کہ سواری کا انتظام کرتے ہیں۔ مگر میں نے نہ مانا۔ کیونکہ روحانی غذا حاصل کرنے آئے۔ جب میری بہنیں دور دور کے گاؤں سے پیدل آ رہی ہیں۔ تو میں کیوں سواری پر جاؤں اور مجھے کہا نماز کی پابندی اور شر وفساد سے بچنے کی تلقین کرنا۔

### دشمنوں کی خیر خواہی

جب آپ کے لڑکے چوہدری شکر اللہ خاں صاحب کو احرار نے زخمی کیا تو انہی دنوں اتفاقاً میرا گذر ڈسکہ سے ہوا میں مرحومہ ومغفورہ کے پاس گئی۔ اظہار افسوس کرنے پر فرمایا۔ شکر ہے احمدیت کے لئے مار کھائی۔ پھر فرمایا عورتیں آتی ہیں تو مارنے والوں کو بد دعائیں دیتی ہیں لیکن میں یہ بات پسند نہیں کرتی۔ دشمن کو بد دعا نہیں دینی چاہیئے۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو پتھر پڑے تو آپ نے دشمنوں کے لئے بد دعا نہ کی بلکہ یہی چاہا۔ کہ خدا ان کو راہ راست دکھائے سو میں بھی یہی کہتی ہوں کہ الٰہی ان نادان دشمنوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے

## خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے قابل رشک اخلاص

آپ کے فرزند چودھری اسد اللہ خان صاحب نے بیان کیا۔ کہ جب حضرت میاں شریف احمد صاحب پر احراری نے لاٹھی سے وار کئے۔ تو ہماری والدہ کی روتے روتے آنکھیں سوج گئیں۔ ہم نے کہا۔ آپ صبر کریں۔ تو فرمایا۔ میرے بس کی بات نہیں۔ تم میرے سامنے آتے ہو۔ تو مجھے سخت صدمہ ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند پر لاٹھی پڑے اور تم میری آنکھوں کے سامنے سلامت پھرو۔

## احمدیت میں کس طرح داخل ہوئیں

اپنی احمدیت کے متعلق فرمایا کرتیں۔ میں نے اس وقت خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی جب میں نے آپ کا ذکر بھی نہ سنا تھا۔ جب میں اپنی خوابیں سناتی۔ تو چودھری صاحب (یعنی چودھری نصر اللہ خان صاحب مرحوم مغفور) کہا کرتے کہ ایک شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ کہیں اس کی بیعت نہ کر لینا۔ آخر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ تشریف لائے تو میں نے آپ کی زیارت کرنے کے لئے جانا چاہا۔ اس پر چودھری صاحب کہنے لگے۔ جاؤ گی تو بیعت نہ کر لینا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے ہی مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ اور میں نے اس سے پہلے تمہارے مکان نہ دیکھے تھے۔ وہاں سے واپس آکر میں نے کہا۔ میں نے اب بیعت کیا کرنی تھی۔ وہ تو خدا نے پہلے سے ہی کرا دی ہوئی ہے۔ میں نے خواب میں اسی جگہ پر انہی کو دیکھا تھا۔ جب میں گئی تو وہ گلیاں وہ سیڑھیاں وہ چوکی اور وہ بزرگ وہی تھے۔ جنہیں میں خواب میں دیکھ چکی تھی۔ اس پر چودھری صاحب نے کہا۔ پھر ہمارا تمہارا تعلق قائم نہیں رہ سکتا۔ میں نے کہا بہت اچھا تمہارا راستہ اور ہے۔ اور میرا اور۔ اس کے بعد میں نے ملازمہ سے کہہ کر اپنا کمرہ علیحدہ کر لیا۔ چوہدری صاحب کو میری اس جرأت پر بہت حیرت ہوئی۔ اور چند دن کے مطالعہ کے بعد وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں داخل ہو گئے۔

## توہمات سے نفرت

آپ نے ایک بار بیان کیا۔ کہ میرا پہلا بچہ یوں فوت ہوا۔ کہ میں اپنے میکے گئی۔ تو محلہ کی ایک ہندو عورت ہمارے ہاں آئی۔ اس کے جانے کے بعد بچہ کو خون کا دست اور قے آئی اور فوت ہو گیا دوسرا بچہ پیدا ہونے پر میرے خسر نے حکم دیا کہ اسے میکے نہ جانے دینا۔ مگر مجھے کسی تعزیت کے لئے میکے جانا پڑا۔ اور خسر صاحب کی غیر موجودگی میں ساس نے اجازت دے دی۔ دوسرا بچہ بھی وہاں جا کر اسی طرح بیمار ہو گیا۔ اور اسی ہندو عورت کے ہمارے گھر آنے اور جانے کے بعد ہوا میں سخت گھبرائی اور اپنے خسر سے ڈری فوراً اپنی والدہ اور ملازمہ کے ساتھ سسرال کو روانہ ہو گئی۔ راستہ میں ایک جگہ پر جنگل میں اتر کر دعا کی کہ الٰہی یہ تیری امانت ہے۔ تو جس وقت چاہے لے سکتا ہے۔ مگر مجھے اپنے سسرال سے سرخرو کر اور ایک ہفتہ کی مہلت دے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ بچہ نے ہوشیار ہو کر سر اٹھایا۔ میں نے خدا کا شکر ادا کیا۔ گھر پہنچی۔ تو خسر صاحب ناراض پائے۔ کہ کیوں میکے گئی۔ میں نے عرض کیا۔ آپ کی چیز بچہ آپ کے پاس پہنچ گیا۔ اب ناراضگی کیسی۔ اب اگر ایک ہفتہ کے بعد فوت ہو جائے۔ تو میں ذمہ وار نہیں۔ اتفاق دیکھئے ایک ہفتہ کے بعد بچہ کو معمولی بخار آیا میری نند نے اسے نہلا دیا۔ یہی بہانہ ہو گیا۔ اور وہ فوت ہو گیا۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ یہ بات کر تو بچہ زندہ رہیگا۔ مگر مجھے ان میں سے شرک کی بو آتی تھی۔ اس لئے میں نے انکار کر دیا۔ اور سمجھ لیا۔ کہ بچہ نے فوت ہونا تھا۔ ہو گیا۔

## چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی ولادت

پھر چودھری ظفر اللہ خان صاحب کا نام لیا کہ یہ پیدا ہوئے۔ جب یہ پانچ چھ سال کے ہوئے۔ تو میں میکے گئی۔ مجھے بچہ کو وہاں لے جانے کی اجازت نہ تھی۔ اسوقت وہ ہندو عورت پھر آئی میرے والد گھبرائے۔ وہ عورت بھی جانتی تھی۔ کہ اس کے بچوں کی موت کا باعث میں قرار پائی ہوں۔ کہنے لگی مجھے ایک سالو دے دینا۔ میرے والد صاحب کہنے لگے۔ کہ یہ جو بھی مانگے اسے دے دو مگر میں نے جواب دیا۔ کہ یہ عورت کون ہے میرے بچوں کی جان لینے والی۔ اگر اس کے دیکھنے کے بعد میرے بچے فوت ہوئے تو صرف میرے ایمان کے امتحان کے لئے ورنہ زندگی اور موت خدا کے ہاتھ میں ہے ویسے اس عورت کی خدمت کرنے کو تیار ہوں۔ مگر اس خیال سے کہ میرا یہ بچہ بھی اس کی نذر نہ ہو جائے۔ اسے کچھ دینا شرک ہے۔ اور مجھے اپنا خدا اولاد سے زیادہ عزیز ہے۔ میرے والد نے کہا اچھا میں دے دونگا۔ میں نے کہا۔ اگر آپ نے دیا۔ تو میں قیامت کے دن اپنے اللہ سے کہوں گی۔ کہ میں اس معاملہ میں بے گناہ ہوں۔ میں نے شرک نہیں کیا میرے باپ نے کیا۔ کیا ہی ایمان افزا باتیں اور کیا ہی روحانیت سے پر وجود تھے۔ اب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ عالم خیال میں ان کو مخاطب ہو کر کہیں۔

## عالم خیال میں خطاب

اے بند ہونے والی آنکھو تم نور نبوت سے روشن تھیں۔ تم تاریک دنیا میں وا ہوئیں۔ اور تم نے اس گھبرا دینے والی تاریکی میں آفتاب نبوت کو طلوع ہوتے دیکھا تم نے چاند اور سورج کی سیاہی کو شاہد نبوت پایا۔ تم نے دابۃ الارض کو پیغام فنا بنتے دیکھا۔ تم نے اس نبی کے مبارک چہرہ کو دیکھا جو مخلوق کو اپنے خالق سے ملانے آیا۔ جو پیغام توحید لایا۔ تمہاری صحبتیں مسرت بخش تھیں اور تمہاری دید سے روح کی تازگی۔ کاش تم ابھی اور اس انقلاب پذیر دنیا میں وا رہتی

## التجا

اے نور نبوت سے فیضیاب ہونے والی ہستیو! تمہاری جدائی الم ناک ہے۔ اور یہ ہماری روحوں کو بے قرار رکھنے کے لئے کافی ہے۔ رحم رحم اے ارحم الراحمین رحم۔ اس دور محمود کو لمبا فرما۔ دنیا کو اپنے نور سے جلد منور کر۔ اور ان باقی ماندہ ہستیوں کو سلامت رکھ جنہوں نے تیرے فرستادہ کو دیکھا جنہوں نے تیرے نبی کی ہیبتناک پیشگوئیوں کے ماتحت شہروں کو اجڑتے اور آبادیوں کو ویران ہوتے دیکھا۔ تاکہ وہ اس باغ دنیا کو تیری توحید کی خوشبو سے مہکتے دیکھیں اور گلہائے رنگا رنگ سے فرحت حاصل کریں۔

---

## ایک نہایت ذہین احمدی بچی کی وفات

میری بچی مقصودہ بیگم بعارضہ میعادی بخار چند یوم علیل رہ کر ۱۰ مئی کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وفات کے وقت مرحومہ کی عمر چند ماہ کم نو سال تھی۔

مرحومہ کی پیدائش کے وقت میرے دل میں زبردست خواہش تھی کہ اس کی تعلیم اسلام کے مطابق تربیت کر دوں خدا تعالیٰ نے اعلیٰ فہم اور اعلیٰ قسم کی ذہانت بھی عطا فرمائی تھی۔ میں نے اپنی خواہش کو عملی جامہ پہنانا شروع کیا۔ یعنی ایک کاپی میں بہت سے سوال و جواب درج کئے۔ جو موٹے موٹے مسائل سے متعلق تھے۔ وہ ہر سوال کا جواب فرفر سناتی اور سننے والے دنگ رہ جاتے عزیزہ کا تلفظ غیر معمولی طور پر صحیح تھا عربی اردو انگریزی کا مشکل سے مشکل لفظ نہایت صحت کے ساتھ ادا کرتی تھی اردو میں بے تکلفی سے گفتگو کر سکتی تھی۔ وفات کے وقت جماعت چہارم میں تعلیم پاتی تھی۔

احباب سے درخواست ہے کہ ازراہ کرم دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیزہ مرحومہ پر بڑے بڑے فضل کرے۔ اور قیامت کے دن وہ اپنے والدین کو جنت کی طرف کھینچ۔ خاکسار عبد الکریم سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ [illegible]

# احمدیہ انجمنوں کے جدید عہدہ داروں کی منظوری



مندرجہ ذیل انجمنوں کے لئے حسب ذیل عہدہ دار تاریخ اشاعت اعلان ہذا سے ۳۰ر اپریل ۱۹۴۱ء تک تین سال کے لئے منظور کئے جاتے ہیں۔ سابقہ عہدہ داروں کو چاہیئے کہ فوراً مکمل ریکارڈ کے ساتھ ان کو اپنے اپنے کام کا چارج دیدیں۔ اگر کسی انجمن کے منتخب شدہ عہدہ دار کا نام فہرست ہذا میں شائع نہیں ہوا۔ تو اُسے متعلقہ دفتر سے اس کے متعلق کسی اطلاع کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور جب تک متعلقہ دفتر سے کوئی اطلاع نہ آئے سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں۔

### کوٹ احمدیاں سندھ

جنرل سکرٹری منشی شیر محمد صاحب
سیکرٹری مال چوہدری غلام قادر صاحب
سیکرٹری تبلیغ منشی شیر محمد صاحب
نائب ،، ،، چوہدری غلام رسول ،،
،، تعلیم و تربیت چوہدری رحیم بخش صاحب
،، تحریک جدید چوہدری شاہ دین صاحب
،، امور عامہ مولوی رحیم بخش صاحب
،، ضیافت چوہدری علی احمد صاحب

نوٹ:۔ محافظ نماز کوئی عہدہ نہیں ہے اور محافظ مسجد مقامی عہدہ ہے جس کے لئے منظوری کی ضرورت نہیں

### کھنّہ ضلع لدھیانہ

پریذیڈنٹ قاضی سعد اللہ صاحب
سکرٹری مال چوہدری فتح محمد صاحب
محاسب منشی عطا محمد صاحب
آڈیٹر ،، ،، ،،
محصل شیخ عبد الغفور صاحب

### ننگل باغبانان

پریذیڈنٹ میاں عزیز الدین صاحب
سکرٹری مال میاں دین محمد صاحب
امام الصلوۃ میاں اللہ دتا صاحب

### خوردہ (اڑیسہ)

پریذیڈنٹ مولوی غلام صفدر صاحب
جنرل سکرٹری مولوی فضل الرحمن صاحب بی اے
سکرٹری مال منظور احمد صاحب
،، تبلیغ ،، ،، ،،
،، تعلیم و تربیت مولوی غلام صفدر صاحب

### نواں پنڈ (قادیان)

پریذیڈنٹ میاں بابو صاحب
سکرٹری مال میاں نبی بخش صاحب

### بھدرک (اڑیسہ)

پریذیڈنٹ شیخ عبد اللہ صاحب
سکرٹری مال شیخ کفایت اللہ صاحب
،، تبلیغ ہارون رشید صاحب
،، مال تحریک جدید محمد شمس الدین صاحب

### پنجمورو جاگیر (سندھ)

پریذیڈنٹ چوہدری محمد سعید صاحب
سکرٹری امور عامہ چوہدری ابوالخیر سعید احمد ،،
جنرل سکرٹری محمد ثناء اللہ صاحب
سکرٹری تحریک جدید ،، ،،
سکرٹری مال ،، ،، ،،
سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی صلاح الدین ،،
سکرٹری تبلیغ بابو محمد رفیع صاحب

### کالا باغ

جنرل سکرٹری بابو محمود احمد صاحب ناصر
سکرٹری مال ،، ،، ،، ،،
،، تبلیغ چوہدری سردار خان صاحب

### منٹگمری

سکرٹری تبلیغ ڈاکٹر غلام حسین صاحب
،، وصایا ،، ،، ،،
،، امور عامہ چوہدری محمد شریف صاحب وکیل
،، امور خارجہ ،، ،، ،، ،،
،، مال بابو نصیر احمد صاحب
،، تحریک جدید مولوی محمد یوسف علی صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل
،، خدام الاحمدیہ ماسٹر عبد المجید صاحب
آڈیٹر بابو نذیر احمد خان صاحب

### کوٹلی (جموں)

پریذیڈنٹ ماسٹر امیر عالم صاحب
سکرٹری مال علم الدین صاحب
،، تبلیغ میاں الف دین صاحب
،، تعلیم و تربیت مستری نور الدین صاحب
محاسب میاں شاہ محمد صاحب
محصل مستری خوشی محمد صاحب

### چک ۳۳ جنوبی

پریذیڈنٹ چوہدری علی بخش صاحب نمبردار
سکرٹری مال چوہدری محمد عالم صاحب
،، تعلیم و تربیت ،، ،، ،، ،،
،، تحریک جدید چوہدری نبی بخش صاحب
،، تبلیغ چوہدری شیر محمد صاحب
،، امور عامہ چوہدری عبد العزیز ،،
،، وصایا ملک سجاد صاحب
محصل چوہدری مولا داد صاحب
خزانچی محمد جمیل صاحب

### مونہ ڈپو (گجرات)

پریذیڈنٹ ڈاکٹر طفیل محمد صاحب
سکرٹری ،، ،، ،،

### پنڈی گھیپ

پریذیڈنٹ سردار سلطان سرخرو خان صاحب
سکرٹری مال مولوی محمد اسمٰعیل صاحب

### تلونڈی موسیٰ خاں

پریذیڈنٹ چوہدری فضل الٰہی خان صاحب
سکرٹری تبلیغ محمد عبد اللہ خان صاحب
،، تعلیم و تربیت ،، ،، ،،
،، مال محمد ابراہیم صاحب
امام الصلوۃ میاں جیون صاحب

### منصوری

جنرل سیکرٹری ڈاکٹر ایم۔ این احمد صاحب
سکرٹری مال سید زین العابدین صاحب تاجر
،، وصایا ،، ،، ،، ،،
،، تبلیغ حکیم ایم۔ اے خلیل صاحب
،، تعلیم و تربیت ،، ،، ،، ،،
،، عام تحریک جدید سید فضل الرحمن صاحب شفیقی
،، مال ،، ،، ،، ،،

### وزیر آباد

سکرٹری تعلیم و تربیت بابو شاہ محمد صاحب
،، مال ماسٹر فضل الٰہی صاحب
،، وصایا بابو شاہ محمد صاحب
،، تبلیغ بابو محمد ابراہیم صاحب

### حلقہ مسجد ریتی چھلہ قادیان

حلقہ مسجد ریتی چھلہ کے عہدہ داروں کی فہرست ۳ر مئی کے الفضل میں شائع کی گئی تھی۔ لیکن اس میں تغیر و تبدل ہوا ہے۔ اب صحیح انتخاب مندرجہ ذیل ہے

پریذیڈنٹ چوہدری علی محمد صاحب
وائس ،، چوہدری محمد الدین صاحب پنشنر
سکرٹری تعلیم و تربیت قریشی محمد احسن صاحب
امام الصلوۃ ،، ،، ،، ،،
سکرٹری تبلیغ شیخ فضل حسین صاحب
،، وصایا شیخ نور الدین صاحب
،، امور عامہ شیخ محمد اکرام صاحب
،، ضیافت خواجہ محمد شریف صاحب
،، مال مستری دین محمد صاحب
محاسب ،، ،، ،، ،،
سکرٹری مال تحریک جدید سراج الدین صاحب
،، عام ،، مولوی عطاء الرحمن صاحب فاضل
،، اطفال مستری لال دین صاحب
آڈیٹر چوہدری محمد الدین صاحب پنشنر

# وصیتیں

**نمبر ۵۰۸۲** منکہ حمیدہ اختر زوجہ بابو محمد اسماعیل صاحب فوق قوم اعوان تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۵-۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

مہر ایک ہزار روپیہ جو ابھی میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔

زیورات مالیتی سات سو روپیہ

پارچات و سامان مالیتی ایک سو روپیہ۔

الامتہ:- حمیدہ اختر بقلم خود ۱۳-۵-۳۸

گواہ شد:- محمد اسمٰعیل فوق خاوند موصیہ ۱۳-۵-۳۸

گواہ شد:- محمد یعقوب مولوی فاضل اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ۱۳-۵-۳۸

**نمبر ۵۰۷۶** منکہ ناصرہ بیگم بنت مولوی فخر الدین صاحب پنشنر قوم قریشی عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار الامان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۵-۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

پارچات مالیتی دو صد روپیہ۔ کانٹے مالیتی پندرہ روپے انگوٹھی مالیتی دس روپے

متفرق سامان مالیتی سو روپیہ۔

کل میزان تین سو پچیس روپے

الامتہ ناصرہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:- محمد یعقوب مولوی فاضل اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل۔

گواہ شد:- فخر الدین پنشنر والد موصیہ

**نمبر ۵۰۷۷** منکہ حافظ محمد امین ولد حافظ کرم دین قوم اعوان پیشہ تجارت عمر تقریباً ۸۵ سال تاریخ بیعت سال ۱۸۹۰ء ساکن بھیرہ حال جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۴-۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک منزل مکان پختہ واقعہ محلہ اسلامیہ گرلز سکول جہلم شہر جس کا حدود اربعہ حسب ذیل ہے

مالیتی ۳۰۰۰/۰

شمال مکان مولوی عبد الحلیم صاحب

جنوب مکان فضل کریم درزی

مشرق مکان مستری عبد اللہ

مغرب شارع عام گلی۔

العبد۔ محمد امین بقلم خود۔

گواہ شد:- محمد سلیم ولد حافظ محمد امین بقلم خود۔ گواہ شد۔ غلام نور بقلم خود ولد حافظ محمد امین۔

**نمبر ۵۰۷۹** منکہ نصیب خان ولد بعیکن خان قوم پٹھان پیشہ زراعت عمر ۷۲ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۷ء ساکن کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۴-۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ بصورت زمین مزروعہ ایک ایکڑ ایک سو پچیس ڈسمل (۱۶۱۲۵) جسکی کل قیمت آج کے بازاری نرخ کے مطابق ۳۹۰/۱۰ روپے بنتی ہے۔

میں اس کے دسویں حصہ مبلغ ۳۹/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوا اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنے حصہ وصیت کی کل رقم اپنے ہاتھ سے باقساط ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر خدانخواستہ حصہ وصیت ادا کرنے سے پیشتر میری وفات ہو جائے تو میرے ورثاء اس وقت میری جائیداد کے وارث سمجھے جائیں گے۔ جب وہ بقیہ حصہ وصیت کو ادا کر دیں۔ اور اگر وہ حصہ وصیت ادا نہ کر سکیں تو انجمن احمدیہ کیرنگ میری زمین کو اپنی تاویل میں کاشت کروا کر حصہ وصیت ادا کرنے کے بعد جائیداد مذکورہ بالا کو میرے ورثاء کے حوالہ کر دیں۔ اور میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں نے انجمن احمدیہ کیرنگ کو اس وصیت کی نقل اپنے ورثاء کے دستخط سمیت دیدی ہے۔

العبد:- نصیب خان۔

گواہ شد:- ابو البشارت عبد الغفور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

گواہ شد:- چودھری بھیکن خان احمدی

**نمبر ۵۰۸۵** منکہ فتح دین ولد مہتاب دین قوم سیال پیشہ تجارت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ستمبر ۱۹۱۷ء ساکن قادیان حلقہ ریتی چھلہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۵-۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت ایک مکان مالیتی تین صد روپیہ جس میں میرا ایک بھائی

فیروز الدین شریک ہے۔ کا نصف حصہ موضع خانخاناں ضلع جالندھر متصل بنگہ میں ہے۔ میرا گزارہ دریاں وغیرہ لاکر بیچنے کی آمد پر ہے۔ جو کہ اوسط پانچ روپے ماہوار ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ لہذا میں مکان کے نصف حصہ مالیت ۱۵۰/۰ روپیہ جو کہ میری جائیداد ہے۔ اور اپنی ماہوار آمدنی کے دسویں حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائیداد علاوہ وصیت کردہ کے ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ فتح دین سیال۔

گواہ شد:۔ نور الدین تاجر محلہ ریتی چھلہ

گواہ شد:۔ بشیر احمد منیر جامعہ احمدیہ جالندھری۔

نمبر ۵۰۷۳ منکہ امتہ الحی بنت سیٹھ محمد غوث صاحب قوم شیخ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اسوقت بصورت نقدی و زیور و پارچہ حسب ذیل ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| (۱) | نقد | ۲۱۹۰/۰ |
| (۲) | زیور | ۱۹۳۰/۰ |
| (۳) | پارچہ | ۳۳۰/۰ |
| | جملہ | ۴۴۵۰/۰ |

جملہ ۴۴۵۰/۰ سکہ کلدار۔ میں اس جائیداد کے ⅓ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر آئندہ کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ مجھے دستیاب ہو تو میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ الغرض میرے انتقال کے وقت جس قدر بھی میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ میرے قبضہ میں پائی جاوے۔ اس تمام کے ⅓ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان متصور ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی حصہ وصیت ادا کردوں تو اس قدر حصہ وصیت منہا کرنے کے بعد بقیہ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حاصل کرنے کا حق ہوگا۔ اس کے علاوہ اس وقت مجھے اپنے والد کی جانب سے ۱۵ روپے سکہ کلدار ماہانہ بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اس کے بھی ⅓ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس رقم کا حصہ آمد ۸/۔ پائی ماہانہ ادا کرتی رہوں گی۔

الامۃ:۔ امتہ الحی بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد غوث والد موصیہ ۵۵۵۱ مچھلی کمان حیدرآباد۔ دکن

گواہ شد:۔ محمد معین الدین برادر موصیہ سالار جنگ بلڈنگ حیدرآباد دکن

۵۰۷۴ منکہ فضل حق ولد میاں قطب الدین صاحب قوم احمدی پیشہ معماری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت ایک مکان سکونتی محلہ دارالبرکات میں ہے۔ اور ایک دکان جس کا راس المال ملاکر کل جائیداد کی قیمت مبلغ سولہ سو روپے بنتی ہے جس میں ہم دو بھائی اور تین بہنیں اور والدہ حصہ دار ہیں۔ مطابق شریعت میرے حصہ کی قیمت مبلغ چار صد روپیہ بنتی ہے۔ میں اس کے ⅓ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ⅓ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ میں معماری اور نجاری کا کام کرتا ہوں جس کی اوسط آمدنی تقریباً پندرہ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمدن کا ⅓ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر میں کوئی رقم اپنی جائیداد کی قیمت میں سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو وہ رقم جائیداد کی حصہ وصیت میں متصور ہوگی۔

العبد:۔ فضل حق بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد افضل قریشی دوکاندار بازار ریتی چھلہ قادیان

گواہ شد:۔ عبد الغنی برادر موصی







## بعدالت ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ نمبر ۱۵ آف ۱۹۳۶ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند مجریہ ۱۹۱۳ء اور دی احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ قادیان اور درخواست منجانب سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا ان کونسل بواسطہ کمشنر انکم ٹیکس پنجاب شمالی مغربی سرحدی صوبہ اور صوبجات دہلی (لاہور) زیر دفعات ۱۶۲ و ۱۶۳ ایکٹ کمپنی ہائے ہند برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور

### جملہ متعلقین کو اطلاع

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا ان کونسل نے بواسطہ کمشنر انکم ٹیکس پنجاب شمال مغربی سرحدی صوبہ اور صوبجات دہلی (لاہور) یکے از قرضخواہان کمپنی مذکور ایک درخواست برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء عدالت ہذا میں گذرانی تھی اور ازاں بعد یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ درخواست مذکور عدالت ہذا میں ۲۴ جون ۱۹۳۶ء کو پیش ہو۔ لہذا جو قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور اصدار حکم برائے موقوفی کاروبار کمپنی متذکرۃ الصدر کی مخالفت کرنا چاہے۔ وہ عدالت ہذا میں بوقت سماعت اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ اٹارنی پیش ہو۔

نیز اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور درخواست مذکور کی نقل لینا چاہے۔ تو وہ عدالت ہذا میں درخواست کرنے اور اس کی مقررہ فیس ادا ہونے کے بعد مہیا کی جائے گی۔

آج بتاریخ یکم جون ۱۹۳۶ء بہ ثبت دستخط ہمارے مہر عدالت کے جاری کیا گیا

(مہر عدالت) جی۔ بی۔ بی۔ ایونیٹ اسسٹنٹ رجسٹرار

**پٹنہ**۔ ۸ جون گزشتہ شب پنجاب میل مادھوپور اور شنکرپور کے درمیان پٹڑی سے اتر گئی۔ انجن اور اگلے پانچ ڈبے زمین میں اور دو ایک دوسرے میں دھنس گئے۔ ڈرائیور اور میل سارٹر ہلاک ہو گئے۔ اور ۴۳ زخمی۔

**لنڈن**۔ ۸ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو اپنے اس دورہ میں سپین بھی جائیں گے۔ آپ ۱۴ جون کو مارسیلز سے بذریعہ ہوائی جہاز بارسیلونا پہنچیں گے۔ اور وہاں تین چار روز ٹھہر کر فرانس جائیں گے۔

**لاہور**۔ ۸ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ یونینسٹ پارٹی پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک بل پیش کرے گی۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ یہ اسمبلی گورنمنٹ سے سفارش کرتی ہے۔ کہ جو اخبارات افراد یا جماعتیں جھوٹی خبریں پھیلائیں۔ ان کے خلاف تعزیری کاروائی کرنے کیلئے ضروری قانون بنایا جائے۔ نیز ہیجان خیز اور خوف وہراس پھیلانے والی خبریں شائع کرنے والوں کے خلاف کاروائی کرنے کے لئے بھی قانون وضع کیا جائے۔

**نئی دھلی**۔ ۱۰ جون۔ ملک معظم کے یوم پیدائش پر سرکاری خطابات کی فہرست شائع ہو گئی ہے۔ خطاب پانے والوں میں سے خان بہادر محمد دلاور خان احمدی اسسٹنٹ کمشنر صوبہ سرحد اور بیگم شاہ نواز کو او۔ بی۔ ای مسٹر جے لال سابق جج ہائیکورٹ کو سر۔ سردار اجل سنگھ صاحب کو سردار بہادر اور خان صاحب شیخ فضل الٰہی صاحب ڈائرکٹر انفارمیشن بیورو کو خان بہادر کے خطابات دئے گئے ہیں۔

**ناگپور**۔ ۷ جون۔ سی۔ پی گورنمنٹ بعض سرکاری اسامیوں کو اڑانا چاہتی ہے۔ چنانچہ اس کی تجویز ہے۔ کہ کمشنروں کی اسامیاں اڑا دی جائیں۔ سارے صوبہ کے لئے صرف ایک کمشنر کافی ہوگا۔ اسی طرح وہ بعض اور بڑی بڑی اسامیاں اڑانے کے لئے بھی وزیر ہند کے سامنے تجاویز رکھنے والی ہے۔

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**کراچی**۔ ۷ جون۔ کارپوریشن کے ۵ مسلم ممبر منسٹر حاتم علوی نے ایک ریزولیوشن پیش کر کے پاس کرایا۔ کہ حکومت سے درخواست کی جائے۔ کہ پرائمری سکولوں میں ہندی پڑھانے کی اجازت دیدی جائے نیز میئر اور دو ممبروں پر مشتمل ایک وفد وزیر اعظم سے اس معاملہ میں ملاقات کرے۔

**راولپنڈی**۔ ۷ جون۔ وزیرستان کی شورش کے پیش نظر ٹانک۔ میر علی روڈ بند کر دی گئی ہے۔ میر علی میں جنگ وزیرستان کے لئے فوجی تیاریاں مکمل کرنے کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے فوجی افسران کی ایک اہم میٹنگ ہوئی۔

**شملہ**۔ ۷ جون۔ مشہور ماہر طبقات الارض ڈاکٹر ڈی۔ ڈی مادھو راؤ جو تمام دنیا کا دورہ کرنے کے بعد حال میں واپس آئے تھے۔ ۴۰ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ آپ نے اپنی جائیداد میں سے دو لاکھ روپیہ کانگرس کو دئے جانے کی وصیت کی ہے۔

**پشاور**۔ ۷ جون۔ صوبہ سرحد کے وزیر تعلیم نے اعلان کیا ہے۔ کہ بنوں میونسپل کمیٹی سے کہا گیا تھا۔ کہ وہ سرکاری سکیرٹری رکھنا منظور کرے۔ لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس لئے اسے توڑ دیا گیا ہے۔

**جبل پور**۔ ۷ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ ضلع کھنڈور کے بعض دیہات میں بجلی گرنے سے چھ آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔ ان کے علاوہ چار بیل اور ایک اونٹ بھی ہلاک ہو گیا۔

**کراچی**۔ ۷ جون حکومت سندھ بیکاری کو دور کرنے کے لئے سندھ گجرات ریلوے لائن تعمیر کرنا چاہتی ہے۔ اب سندھ سے بمبئی یا گجرات جانے کے لئے تمام علاقہ مارواڑ سے ہو کر جانا پڑتا ہے۔ مگر اس لائن سے یہ سفر صرف چند گھنٹوں میں طے ہو سکیگا۔

**کلکتہ**۔ ۸ جون مولوی فضل الحق صاحب وزیر اعظم بنگال نے اعلان کیا ہے کہ اخبارات میں جو یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ مسلم لیگ نے کانگرس کے سامنے کوئی مطالبات رکھے ہیں۔ یہ سرتا پا غلط ہے۔ لیگ نے اس سلسلے میں ابھی تک کچھ نہیں کیا۔

**ٹوکیو**۔ ۸ جون نمائندہ پریس کے ساتھ ایک انٹرویو کے دوران میں جاپان کے نئے وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ جاپان کے پاس کافی عرصہ تک جنگ کو جاری رکھنے کے لئے اسلحہ۔ اور اشیاء خوردنی کا ذخیرہ ہے۔ ہم لوگ انصاف پسند ہیں اور انصاف کے لئے لڑ رہے ہیں۔

**لنڈن** ۷ جون سولہ مئی کو برطانیہ کے بیکاروں کی تعداد ۱۷۷۹۰۰۰ شمار کی گئی تھی۔ جو دو ہفتہ قبل کی تعداد سے بقدر ۳۱۰۰۰ زائد ہے۔

**دہلی**۔ ۷ جون مہاراجہ صاحب گوالیار نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ ریاست کی اسمبلی کو آئندہ پبلک کا صحیح نمائندہ بنا دیا جائیگا چنانچہ ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ جو نئی اصلاحات کے متعلق اپنی سفارشات پیش کریگی۔

**ٹراونکور** ۷ جون ریاست ٹراونکور نے چار ہزار روپیہ اس غرض کے لئے منظور کیا ہے۔ کہ لوئی جاتیوں سے تعلق رکھنے والے جو بچے تعلیم حاصل کریں۔ ان کو مفت کتب مہیا کی جائیں۔

**ایبٹ آباد** ۷ جون۔ صوبہ سرحد کی کانگرسی وزارت نے گورنمنٹ ہائی سکول ایبٹ آباد کو انٹرمیڈیٹ کالج بنانا منظور کر لیا ہے۔ ضلع ہزارہ کے باشندوں کا یہ دیرینہ مطالبہ تھا۔

**لنڈن** ۷ جون۔ سپین کی خانہ جنگی کے شروع سے اب تک برطانیہ کے ۵۸ جہازوں پر حملے ہو چکے ہیں۔ جن میں سے چھ غرق بھی ہو گئے۔ چودہ برطانوی جہاز ران ہلاک اور پچاس زخمی ہوئے ہیں۔

**امرتسر** ۸ جون اکالی جتھہ کی ایک میٹنگ جیرام سنگھ صاحب سابق اسیر مارشل لاء کی صدارت میں ہوئی۔ جس میں پاس کیا گیا۔ کہ سکھ مسجد شہید گنج کے متعلق کوئی سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

**لاہور**۔ ۸ جون مجلس احرار نے اعلان کیا ہے۔ کہ شہید گنج کے سلسلہ میں ہم نے جو سول نافرمانی جاری کر رکھی تھی۔ اسے بند کئے ہوئے ایک ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے مگر احراری قیدیوں کو تاحال رہا نہیں کیا گیا۔ اور اب معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر جناح کو پنجاب میں بلایا گیا ہے اور ان کی یہاں آمد پر ہمارے قیدی رہا کئے جائیں گے۔ تا ہمیں مسٹر جناح کا ممنون احسان بنایا جائے۔ لیکن ہم اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور چونکہ مجلس احرار کا مقصد پورا ہو چکا ہے۔ اسلئے اس نے احراری قیدیوں کی ضمانتیں داخل کرنے کا فیصلہ کیا ہے

**راولپنڈی** ۸ جون۔ جموں راولپنڈی ہزارہ ایبٹ آباد وغیرہ مقامات سے کشمیر کو جانے والی تمام لاریوں اور موٹر یونینوں نے متفقہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ حکومت کشمیر کی طرف سے ان پر جو سختیاں ناجائز ٹیکسوں وغیرہ کی صورت میں کی جاتی ہیں۔ ان کے خلاف بطور پروٹسٹ ۱۵ جون سے ہڑتال کر دیں۔

**شملہ**۔ ۸ جون حکومت ہند آج ایک نوٹیفکیشن کے ذریعہ اعلان کر رہی ہے کہ کسی شخص کو ہندوستان سے ملایا جانے میں امداد نہ دی جائے گی۔ اس اعلان پر ۱۵ جون سے عمل ہوگا۔

**پراگ** ۷ جون چیکوسلواکیہ کے وزیر اعظم نے سلاؤ پارٹی کے لیڈر کو مطلع کیا ہے۔ کہ کسی شخص کو یہ اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کہ ہمارے ملک کے اتحاد کو خطرہ میں ڈالے اور جو لوگ اس اتحاد کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں ہم عنقریب ان کے خلاف اعلان جنگ کرنے والے ہیں جو آئینی اور پر امن ذرائع سے ہوگی۔ سلاؤ قوم کو علیحدہ ہونے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ سلاؤ قوم نے حکومت سے اپنے لئے جداگانہ علاقہ اور کامل خود مختاری کا مطالبہ کیا تھا۔ وزیر اعظم خود بھی اسی قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر اس مطالبہ کے سخت خلاف ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی